

ہندوستان کا گور بچوں!

نریندر مودی کے متعلق کسی قسم کی کوئی خام خیالی نہیں رہنی چاہیے۔ اسکے دل میں مسلمانوں کیلئے شدید نفرت ایک بھرپور سچ ہے۔ گزشتہ پندرہ برس سے مودی کی سیاست کا محور مسلمانوں کو ہر پریشانی اور بلا کے سامنے ڈالنا ہے۔ نو برس کی عمر میں آرائیں ایس میں آنے والا شخص کسی صورت میں اپنے خیالات تبدیل نہیں کر سکتا۔ یہ چار جملے سب لوگ جانتے ہیں۔ اس میں کسی قسم کی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ مگر تھوڑا سا غور کیجئے۔ جو عرض سامنے نظر آ رہا ہے، اس پر توجہ دینے کے ساتھ ساتھ ذرا دیوار کے پیچھے دیکھئے۔ مودی اور اسکی ٹیم جس طرح ہندوستان میں نفرت کی بنیاد پر ہر مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسکے دوران منتائج سامنے آئیں گے۔ سب سے بڑا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہندوستان جغرافیائی وحدت کی اکائی نہ رہے۔ بیس سے تیس ممالک میں تبدیل ہو جائے۔

شاہد میری باتیں خام خیال معلوم ہوں۔ کچھ کے نزدیک یہ ایک جذباتی سوچ ہو۔ مگر ایسا ہر گز ہرگز نہیں ہے۔ طالب علم کے طور پر تحقیق کی روشنی میں گزارش کر رہا ہوں کہ ہندوستان اس وقت شدید ترین مسائل کا شکا ہو چکا ہے۔ جسکا غیر متعصب نتیجہ ملک کے حصے بخڑے ہونا ہے۔ سب سے پہلے، ہندوستان کی معیشت کی طرف آئی۔ مودی کے متعلق مشہور تھا کہ جس طرح گجرات کی ریاست، اسکے دور میں معاشی ترقی کی طرف گامزن ہوئی تھی۔ بالکل اسی طرح بعینہ ملک میں بھی ترقی ہو گی۔ ولیم پیسک (William Pesek) نے اس موضوع پر بے لگ تجزیہ کیا ہے۔ جسے پاکستان میں شائد کسی نے توجہ سے پڑھا ہی نہیں۔ پیسک کے بقول ہندوستان کی معاشی ترقی اس وقت جو دکا شکار ہے۔ تاجر کمپنیوں کا اعتماد، حکومت پر، اس حد تک کم ہو چکا ہے کہ انہوں نے بینکوں سے قرضہ لینا تقریباً بند کر دیا ہے۔ بے روزگاری کی سطح گزشتہ دس سال میں سب سے زیادہ ہو چکی ہے۔ صرف ان دو ماہ، یعنی جون اور جولائی میں گاڑیوں کی فروخت میں تیس فیصد کی واقع ہوئی ہے۔ ہندوستان کی فروخت میں اڑتا لیس فیصد کی وقوع پذیر ہوئی ہے۔ آئی ایم ایف کے سینئر اہلکار، ارونڈ سبرا ملین، جو کہ مودی کے چیف ایڈ وائز رہ چکا ہے۔ بر ملا کہہ رہا ہے کہ اقتصادی ترقی کا جو ڈیٹا، مودی سر کار دنیا کو پیش کر رہی ہے، وہ حد درجہ ناقص ہے۔ جب انڈین سٹیٹ بینک کے گورنر نے ڈیٹا کی غلطی کو تسلیم کرنے کی کوشش کی، تو مودی نے یکے بعد گیرے، دو گورنر صاحبان کو فارغ کر دیا۔ ارونڈ سبرا ملین کے بقول ہندوستان کی ترقی کی شرح 4.5% سے قطعاً زیادہ نہیں ہے۔ پیسک کے نزدیک کشمیر پر حد درجہ حالیہ سختی صرف اسی وجہ سے کی جا رہی ہے کہ مودی اپنے معاشی ایجادے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ گزارش ہے کہ یہ ایک ایسے دانشور کے درج شدہ خیالات ہیں، جسکو ہمیں پڑھنا ضرور چاہیے۔

ہندوستان کے سیاسی معاملات پر آئی۔ کشمیر میں اس وقت کتنی فوج، بیرونی اور دیگر ریاستی ادارے موجود ہیں۔ انکی تعداد کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سات سے آٹھ لاکھ فوج کی موجودگی کے حقائق تو موجود ہیں۔ گزشتہ ایک ہفتہ میں، دس پندرہ ہزار فوجی بذریعہ طیارہ مقبوضہ کشمیر بھیجے گئے ہیں۔ کرفیو کے دوران، بی بی سی کی رپورٹنگ کے مطابق کشمیری مسلمانوں پر بدترین تشدد کیا جا رہا ہے۔ ہر طرح کے مظالم جاری ہیں۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل پا رہا۔ کشمیری عوام، کرفیو توڑ کر ہزاروں کی تعداد میں آزادی کیلئے

جلوس نکال رہی ہے۔ آزادی کی آگ، اس قدر تند ہے کہ لاکھوں فوجی اور دیگر ریاستی ادارے مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں۔ اس ساری صورت حال کا سیاسی زاویہ بھی۔ سیاسی زاویہ تواب حد درجہ واضح ہے کہ کشمیر کو انڈیا، زیادہ دیریک اپنے زیر تسلط نہیں رکھ سکتا۔ مگر سوال یہ بھی ہے کہ کیا ہندوستان معاشی طور پر اس قابل ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں ریاستی اداروں کو کشمیر میں تعینات رکھ سکے۔ غیر متعصب طریقے سے سوچا جائے تو ہندوستان کی معیشت اس بے پناہ خرچ کے بوجھ تلے دب سکتی ہے۔ سبراہنمیم کے بقول صرف کشمیر کے اندر، اس تعداد میں فوج رکھنا، ہندوستان معیشت کیلئے حد درجہ مشکلات پیدا کر جکی ہے۔ مودی کے ذہن کو سامنے رکھ کر یہ سمجھنا آسان ہے کہ اسکی تشدید کی پالیسی اب خود اسکے لیے ایک ایسا پھنسہ بن رہی ہے، جس سے بچنا محال ہے۔ تاریخ کے مطابق ریاستی تشدید کی پالیسی کو اپنا کر کوئی ملک بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ مودی اس وقت تاریخ کے غلط طرف کھڑا ہے۔ اسکے نتائج بالکل واضح ہیں۔ اگر وہ اگلے اٹھاون ماہ میں اس روشن پر قائم رہا تو ہندوستان کے حصے بخرے ہو سکتے ہیں۔ قرآن تو یہی ہیں۔

چین کی International Institute for Strategic Studies کے مطابق، ہندوستان کے ٹوٹنے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ زہن لیو (Zhan Leu) نام کے دانشور کے مطابق ”ہندوستانی قوم نام کی کوئی چیز، پچھلے کئی ہزار سالوں سے ناپید ہے۔ صرف ہندومندہب کی بنیاد پر، ہندوستان کو ایک قوم تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ زہن لیو کے مطابق، زیادہ سے زیادہ ہندوستان کو ”ہندومندہب“ کی بنیاد پر ایک ایسا ہجوم قرار دیا جا سکتا ہے جس میں ذات کی بنیاد پر انسانوں کی تقسیم، کسی صورت میں بھی ترقی کا باعث نہیں بن سکتی۔ اس دانشور کے بقول، ہندوستان کی سماجی ناہمواریاں اس درجہ زیادہ ہیں کہ آسام، تامل اور کشمیر کو آزاد ممالک بننے سے زیادہ درجہ نہیں رکھ سکتا۔ وہ تو یہاں تک کہتا ہے کہ چین کو ہندوستان میں موجود بُنگالیوں کی معاونت کرنی چاہیے۔ تاکہ بُنگلہ دیش کے ساتھ ہندوستانی بُنگالیوں کا الحاق ہو پائے یا ایک نئی ریاست وجود میں آجائے۔ ہندوستان میں ہی کے ایک تھنک ٹینک کے ڈائریکٹر ڈیڑی۔ ایس راجن نے چینی دانشور کے مقالہ کی تائید کرتے ہوئے برملا اعتراف کیا ہے کہ ایک طاقتور امکان ہے کہ ہندوستان مختلف آزاد ممالک میں بکھر سکتا ہے۔ ڈی ایس راجن، چنانی میں موجود تحقیقی ادارے سے منسلک ہیں اور اس تھنک ٹینک کی ساری توجہ چین پر مرکوز ہے۔ ڈی ایس راجن کی تائید کی وجہات انتہائی ٹھوں ہیں۔ اسکے بقول مختلف جغرافیائی علاقوں میں کچھ بھی کیساں نہیں ہے۔ زبان، رہنہ سہنہ کا طریقہ، سماجی رجہنات، مذہبی روایے، کچھ بھی ایسا نہیں ہے کہ ہندوستان کو اکائی کے طور پر برقرار رکھ سکے۔ ڈی ایس راجن تو یہاں تک لکھ رہا ہے کہ چین جب بھی ہمت کرے، ہندوستان تقسیم ہو جائیگا۔ اس میں چین کو پاکستان، نیپال اور بُنگلہ دیش کی معاونت حاصل ہو سکتی ہے۔

آپکی توجہ، کشمیر کے علاوہ ان تحریکوں کی طرف بھی ہونی چاہیے جو سالہا سال سے کامیابی سے برقرار ہیں اور آج بھی ہندوستان کے پاس ان تحریکوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ نکسالائٹ (Nexalite) تحریک، ہندوستان کی بیس ریاستوں میں موجود ہے۔ علاقہ کے لحاظ سے یہ ہندوستان کا چالیس فیصد ہے۔ اس میں اندر اپر دیش، جھاڑکنڈ، شنیس گڑھ، مغربی بنگال اور اریسا وغیرہ شامل ہیں۔ اس تحریک میں بہت زیادہ نشیب و فرازاً ہے۔ مگر ہندوستان طاقت کے بے رحم استعمال کے باوجود، تحریک کو مکمل طور پر ختم نہیں کر پایا۔ اب آپ دوسری

طرف کے معاملات کو پر کھیے۔ سات ریاستیں ایسی ہیں جنہیں، Seven Sisters کہا گیا ہے۔ یہ بعینہ ہندوستان سے ہر طور پر مختلف ہیں۔ آسام، میگھالایا، میزورام، ارچل پر دلیس، ناگالینڈ، منی پور اور تری پورہ میں آزادی کی مختلف تحریکیں کامیابی سے چل رہی ہیں۔ جیسے آسام میں یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ موجود ہے۔ جو 1979 سے بھر پور طریقے سے متحرک ہے۔ بالکل اسی طرح، میگھالایا میں، آچک نیشل والینسٹر کنسل 1991 سے حکومت کے خلاف برسیر بیکار ہے۔ تری پورہ میں ٹائیگرفورس موجود ہے۔ ان تمام سات ریاستوں میں آزادی اور ہندوستان سے علیحدگی کی مضبوط تحریکیں چل رہی ہیں۔ تامل نادو کے بھی بھی حالات ہیں۔ ایل ٹی ای کے باغی اب تامل نادو میں متحرک ہیں اور وہاں بھی مرکزی حکومت کیلئے مسائل حدد رج زیادہ ہیں۔

اسکے علاوہ، ہندوستان میں موجود ”اوپنی اور پنچی ذات“ کا ظالمانہ نظام صدیوں سے جاری ہے۔ برہمن اور اوپنچی ذات والے ہندو، آج کے ہندوستانی سسٹم کے مالک ہیں۔ اقتصادی ترقی کے پھل انہی لوگوں کی جھوٹی میں گر رہے ہیں۔ پنچی ذات والے لوگ، جنہیں ”دلت“ کہا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر اس ترقی کے دائڑے سے دور، غربت کے اندر ہیروں میں سانس لینے پر مجبور ہیں۔ انکے خلاف بدترین جرائم کیے جاتے ہیں۔ انکے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ انکو مارنا، قتل کرنا، زخمی کرنا اور ان پر بے جا تشدد کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔ ہر روز ایسے واقعات آیا ہیں جن میں دلت لوگوں کے مال اور جان پر حملہ ہوتے ہیں۔ ایک لرزہ خیز حقیقت یہ بھی ہے، کہ ہندوستان میں موجود مسلمانوں کی سماجی، سیاسی اور اقتصادی حالت، ”دلت“ سے بھی نیچے ہے۔ وہاں ہر مسلمان غدار قرار دے دیا گیا ہے۔ مسلمان مرد اور عورتوں پر باعزت روزگار کے تمام دروازے عملی طور پر بند ہیں۔ پسروں کو رٹ سے لیکر مختلف سماجی تنظیمیں، ہر عام تذکرہ کر رہی ہیں کہ مودی، ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ غیر انسانی، سلوک کر رہا ہے۔ اسکی سیاست کا محور ہی مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ہے۔ مگر اب کشمیر کے حالیہ واقعات کے بعد، حالات یکسر بدلتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اگلے پانچ سو سال میں ہندوستان کی جغرافیائی حیثیت تبدیل ہو سکتی ہے۔

اب میں پاکستان کے ان سیاستدانوں، دانشوروں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں، جو کبھی کھل کر ہندوستان کی حمایت کرتے ہیں اور کبھی کسی اور لبادے میں چھپ کر پاکستان کی مخالفت کرتے ہیں۔ چیلنج کرتا ہوں کہ میرے بیان کردہ حقائق کے خلاف لکھیں، میں اپنے کالم میں انکو جگہ دوئے۔ جو گزارشات پیش کی ہیں۔ ان میں غیر جانبدار محققین اور دانشوروں کے نام درج کیے ہیں۔ طالب علم کے طور پر کسی تعصب کے بغیر گزارشات پیش کیں ہیں۔ مگر میرے علم میں ہے کہ ہمارے چند کلیدی سیاستدان اور دانشور، ہندوستان کے بچائے ہوئے دستخوان کے خوشہ چیں ہیں۔ انکے نزدیک نہ کشمیر میں کوئی آزادی کی تحریک چل رہی ہے اور نہ ہی ہندوستان کے بعینہ چالیس فیصد حصے میں بغاوت ہے۔ یقین ہے کہ پوری دنیا میں آزادی کی عوامی تحریک ناکام ہونے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کشمیر میں حالیہ، بے جواز بھارتی فیصلوں نے ایک طرح سے آزادی کی اس تحریک کو مزید طاقت اور قوت بخشی ہے۔ نریندر مودی، امیت شاہ اور بی جے پی کی حکومت، تاریخ کے غلط طرف کھڑے ہیں۔ تشدید پمنی ہتھیار، اب تیزی سے انکی گردن کی جانب واپس آ رہا ہے۔ دیکھتے جائیے۔ وقت نریندر مودی کو ہندوستان کا گور بآجوف ثابت کریگا!

راوِ منظر حیات